Regd No L 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ:- الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲/۸ ؍

یوم یکشنبہ

۷ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۲۸ تبوک ۱۳۳۱ ہش | ۲۸ ستمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۲۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو کل رات سے بخار کھانسی اور کمزوری کی شکایت بہت بڑھ گئی ہے۔ آج شام بھی ٹمپریچر ننانوے ہے ایک دانت آج صبح درد کی وجہ سے نکالا گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چیف جج

ڈھاکہ ۲۷ ستمبر۔ جسٹس ٹی ایچ ایلیس کو ڈھاکہ ہائی کورٹ کا چیف جج مقرر کیا گیا ہے آپ جسٹس محمد شہاب الدین کی جگہ چیف جج بنے ہیں جن کو عارضی طور پر فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔

سندھ میں ٹڈیوں کی روک تھام کیلئے

چھ ہوائی جہازوں سے کام لیا جارہا ہے

حیدرآباد سندھ ۲۷ ستمبر ہندوستان سے جو زبردست ٹڈی دل پاکستان کا رخ کرتے ہیں۔ ان کی روک تھام کرنے اور ان کو تباہ کرنے کیلئے حکومت سندھ چھ ہوائی جہازوں سے کام لے رہی ہے ضلع کے افسروں کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر فوراً گھوڑو نوابشاہ اطلاع دیں جہاں ان جہازوں کا اڈہ ہے۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ تیار فصلوں میں جراثیم کش دوا چھڑکی جارہی ہے جو دو ہفتے تک کام دے سکتی ہے۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ برطانیہ میں مصر کے نئے سفیر محمود فوزی آج لنڈن پہنچ گئے۔ آپ اس سے پہلے سلامتی کونسل میں مصر کے نمائندے تھے۔

فرانس تونس پر سے اپنی بالادستی ختم نہیں کریگا

پیرس ۲۷ ستمبر فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر شومان نے اعلان کیا ہے کہ فرانس چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ تیونس کے معاملے میں مداخلت نہ کرے۔ آپ نے کہا کہ فرانس تیونس سے اپنی بالادستی ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ اگر تیونس کے معاملے کو ایجنڈے میں شامل کرنے والی قرارداد کے سلسلہ میں فرانس کو کم ووٹ ملے تو کیا وہ اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار کرے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر کچھ نہ کچھ کیا ہی جائے گا۔

ٹوکیو میں کمیونسٹوں کے مظاہرے

ٹوکیو ۲۷ ستمبر آج ٹوکیو میں کمیونسٹوں کی زیر سرکردگی مظاہرے ہوئے جن میں اس بات کا احتجاج کیا گیا کہ حکومت جاپان نے پیکن کی امن کانفرنس میں جاپانی وفد کو شرکت کی اجازت نہیں دی۔

پنجاب میں گیہوں اور گیہوں سے بنی ہوئی اشیاء کی نقل و حمل پر سے تمام پابندیاں اٹھالی گئیں

آئندہ ماہ کے وسط سے گیہوں کا فی کس راشن ڈیڑھ سیر فی ہفتہ سے بڑھا کر دو سیر دس چھٹانک کر دیا جائے گا

لاہور ۲۷ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبے میں گیہوں اور گیہوں سے تیار شدہ اشیاء کی نقل و حمل پر جو پابندیاں عاید ہیں انہیں فوری طور پر ہٹا دیا جائے چنانچہ اناج کی نقل و حمل کا کنٹرول آرڈر بابت ۱۹۵۲ء واپس لے لیا گیا ہے۔ اب ہر شخص کو یہ آزادی حاصل ہوگی کہ وہ پنجاب کے اندر گیہوں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے اور نقل و حمل کا جو ذریعہ بھی چاہے استعمال کرے۔ مذکورہ حکم اس غرض سے عمل میں لایا گیا تھا کہ بچت والے علاقوں میں گیہوں کی فراہمی بہ سہولت عمل میں آسکے۔ اب چونکہ درآمد کیا ہوا گیہوں بہ افراط دستیاب ہوگیا ہے اس لئے ان پابندیوں کو مزید جاری رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ صوبے سے اناج باہر بھیجنے اور ہندوستان کی سرحد سے دس میل کے علاقے کے اندر گیہوں کی نقل و حمل پر پابندیاں بدستور عاید رہیں گی۔ صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ راشن بندی والے شہروں میں راشن کی مقدار بڑھا دی جائے۔ چنانچہ آئندہ ماہ کے وسط سے بالغوں کے لئے فی کس راشن کی مقدار ڈیڑھ سیر فی ہفتہ سے بڑھا کر دو سیر دس چھٹانک کر دی جائے گی۔ بچوں کے لئے مقدار اس سے نصف ہوگی۔

حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ محرم کے ایام میں باسمتی چاول کے روکے ہوئے ذخیروں میں سے دس فیصدی چاول فروخت کرنے کی اجازت دیدی جائے۔ چاول کی قیمت فروخت بھی مقرر کر دی گئی ہے کوئی بیوپاری ۲۲/۸/- روپے فی من سے زیادہ قیمت پر چاول فروخت نہ کرسکیگا۔

وفد پارٹی کے پارلیمانی گروپ نے مصطفےٰ نحاس کو اپنا لیڈر برقرار رکھنے کا فیصلہ کرلیا

قاہرہ ۲۷ ستمبر۔ مصر میں وفد پارٹی کے پارلیمانی گروپ نے اتفاق رائے سے مصطفےٰ نحاس کو اپنا لیڈر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ آج گروپ کے ایک جلسہ میں کیا گیا جو مصطفےٰ نحاس کی قیامگاہ پر منعقد ہوا تھا جس وقت اجلاس ہو رہا تھا قیامگاہ کے آس پاس پولیس کے علاوہ بکتر بند گاڑیاں بھی گشت کر رہی تھیں۔ اجلاس کے بعد مصطفےٰ نحاس نے اپنے بعض حامیوں کو بتایا کہ جب آپ کو متفقہ فیصلے کا علم ہوگا تو آپ بالکل مطمئن ہو جائیں گے فیصلے کا باضابطہ اعلان رات کو کیا گیا۔ مصطفےٰ نحاس کے حامیوں نے جمع ہو کر پرجوش نعرے لگائے کہ ہم مصطفےٰ نحاس کے علاوہ اور کسی کو اپنا لیڈر نہیں بنائیں گے۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی زمین پر جتنا گیہوں پیدا ہوا تھا

حکومت کو اس کی باضابطہ اطلاع کر دی گئی تھی

کراچی ۲۷ ستمبر۔ گذشتہ جمعرات کو جب وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں روم سے بذریعہ ہوائی جہاز واپس کراچی پہنچے تو آپ نے ایک مقامی اخبار کی اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ سندھ میں آپ کی اپنی زمینیں ہیں فرمایا: سندھ میں میری زمین ضرور ہے لیکن میں وہاں گیا نہیں البتہ مجھے میرے ایجنٹ نے اطلاع دیدی تھی کہ اس سال جتنا گیہوں بھی پیدا ہوا تھا۔ اس کی اطلاع حکومت کو دیدی گئی ہے اور قاعدے کے مطابق اسے فروخت کر دیا گیا ہے۔ (بحوالہ ڈان ۲۶ ستمبر ۵۲ء)

حیدرآباد سندھ ۲۷ ستمبر۔ سندھ میں اس سال سے بغیر مقدمہ چلائے نظر بند کرنے اور جرگہ کے ذریعہ قبائلی جھگڑوں کا تصفیہ کرنے کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا یہ طریقہ ۱۸۷۲ء سے جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ ٹھٹھہ دادو اور سکھر کے اضلاع کے بعض علاقوں میں رائج تھا۔

ہندوستان نے چائے بورڈ سے علیحدگی اختیار کر لی

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ ہندوستان نے چائے کی تجارت کو فروغ دینے والے بین الاقوامی بورڈ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ علیحدگی بورڈ کی رکنیت کے بھاری چندے اور چائے کی تجارت میں کساد بازاری کی وجہ سے اختیار کی گئی ہے۔ اب اس بورڈ کے صرف انڈونیشیا اور لنکا ہی ممبر رہ گئے ہیں۔

پنجاب سے مکئی جوار باجرہ کی برآمد بند

لاہور ۲۷ ستمبر۔ پنجاب نے مکئی باجرہ اور جوار کی صوبہ سے برآمد بند کر دی ہے۔ مرکزی حکومت پنجاب کے لئے جلد ہی دو ہزار ٹن اناج بھیج رہی ہے۔ اس سے پہلے چار ہزار ٹن غلہ بھیجا جا چکا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خدمت دین کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے

(۱) "یاد رکھو! خدمت دین کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدمت دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں۔ ان کو زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ اور نہ ہی اس ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والا ہوتا ہے"

(۲) "اگر تم نے دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ تو اے مردو! اور عورتو!! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"

تحریک جدید کا ہر وہ جانباز اور بہادر سپاہی جو خدا تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے اپنی خوشی اور مرضی سے اپنا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر چکا ہے۔ وہ اپنے اپنے وعدہ کا محاسبہ کرے۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے اس سال میں صرف تھوڑا سا وقفہ ہے۔ اور سال ختم ہونے کے قریب تر آگیا ہے۔ اس کا وعدہ قبل اس کے سال ختم ہو سو فی صدی پورا ہونا چاہیئے بلکہ ہر وعدہ کرنے والے کو اب بوجہ سب سے آخر میں ادا کرنے کے سبب اپنے وعدہ سے بھی اضافہ کر کے ادا کرنا چاہیئے۔ تا آخر میں دینے کے سبب کچھ تلافی بھی ہو جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

بی اے۔ بی ایس سی کی تھرڈ ائیر کلاس اور ایم اے۔ ایم ایس سی کا داخلہ ۲/اکتوبر ۱۹۵۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ طلباً کو چاہیئے کہ وہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ پرنسپل سے انٹرویو روزانہ ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا وظائف اور دیگر مراعات مستحق اور غریب طلباء کو دی جاتی ہیں۔ سیکنڈ اور فورتھ ائیر میں داخلہ بھی انہی ایام میں ہو گا۔

(صاحبزادہ) حافظ مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن (پرنسپل)

صیغہ نشر و اشاعت کو مضبوط کریں

اس وقت مخالفین احمدیت تحریر و تقریر کے ذریعہ ہمارے خلاف فضا کو مسموم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں اور مقصد براری کے لئے ہر قسم کے ہتھیاروں کو استعمال میں لا رہے ہیں ہفتہ وار "التبلیغ" نے اس زہر کو زائل کرنے میں تریاق کا کام کیا ہے۔ متلاشیان حق کی طرف سے اس ٹریکٹ کے لئے روزانہ مطالبات آرہے ہیں جس کی وجہ سے اس کی اشاعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ مگر اس صیغہ کو جماعتوں یا احباب کی طرف سے جو مالی امداد مل رہی ہے۔ وہ اس کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بہت ہی کم ہے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اس صیغہ کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد فرمائیں تا یہ نہایت مفید سلسلہ ٹریکٹ جاری رکھا جا سکے۔

نوٹ:- جملہ رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بمد نشر و اشاعت بھجوائی جائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

مجرمِ عشق ہمیشہ رہا گردن زدنی

قوم کو امن و محبت سے بلایا جس نے
اس کے حق میں یہ جگر پاش دریدہ دہنی!

عمر بھر ان کے لئے وہ رہا مصروف جہاد
ان کو یہ فکر مگر اس کی کریں بیخ کنی

گالیاں سُن کے دُعا دیتا رہا وہ ان کو
خود تو ہندی تھا پیام اس کا تھا مکی مدنی

ہوشیار اہلِ وطن جبہ و دستار کے ساتھ
فطرتِ شیخ ابھی تک ہے وہی برہمنی

یہ بظاہر تو مسلمان نظر آتا ہے
اسکے دامن میں سبھی فتنے ہیں گنگا جمنی

یہی منصور کو سولی پہ چڑھانے والا
اہل حق سے نہ کبھی اس کی نبیگی نہ بنی

یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی نظر میں ناہید
مجرمِ عشق ہمیشہ رہا گردن زدنی

عبد المنان ناہید

تربیتی کورس ۔۔۔۔ خدام الاحمدیہ

۱۴ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء

مجالس کو اس سے قبل بذریعہ اخبار اور بذریعہ گشتی خطوط اطلاع دی جا چکی ہے کہ اس مرتبہ تربیتی کلاس سالانہ اجتماع کے کی بجائے معاً قبل شروع ہو گی۔ مجالس اس کے لئے ایسے خدام بھجوائیں جو مرکز سے تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے مقام پر جا کر دوسروں کو بھی تربیت دے سکے۔

یہ کلاس کس قدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس کے نصاب کا تعین اور اساتذہ کا تقرر خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے جو خدام اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ انہیں ۱۳/اکتوبر ۱۹۵۲ء تک دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنی آمد کی اطلاع دینی چاہیئے۔ اس طرح مجالس کی طرف سے اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے نام یکم اکتوبر ۵۲ء تک دفتر مرکزیہ میں آجانے چاہئیں تا ان کے لئے مناسب انتظام ہو سکے۔ آنیوالے خدام کم از کم مڈل پاس ہوں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہوں۔ اور اردو لکھ سکتے ہوں۔ اپنے ساتھ آٹھ عدد کاپیاں نصف دستہ والی۔ قلم یا پنسل۔ نکر۔ بنیان کینوس شوز اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔

جن مجالس کی طرف سے سالانہ اجتماع کا چندہ پوری شرح کے ساتھ سو فی صدی ادا ہو جائے گا۔ ان کے نمائندہ سے اس کلاس کے اخراجات نہیں لئے جائیں گے۔ بقیہ مجالس کی طرف سے فی نمائندہ مبلغ بیس روپے برائے اخراجات آنا ضروری ہے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت کوئٹہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کیلئے صدقہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے پیش نظر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے مقامی جماعت کی طرف سے -/۹۲ روپے (بانوے) کی رقم بطور صدقہ بھجوائی ہے۔ جو کچھ تو بصورت صدقہ جانور اور کچھ بصورت نقدی غرباء میں تقسیم کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول کرے۔ اور جماعت کوئٹہ کے اخلاص میں برکت دے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو صحت اور برکت کی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا بشیر احمد)

روزنامہ ــــــــ الفضل ــــــــ لاہور

مورخہ ۲۸ ستمبر ۵۲ء

احمدی مسلمانوں کے ذریعہ اسلامی اصولوں کی فتح

شیخ محمد اکرام صاحب کی تصنیف "موج کوثر" پر جس میں فاضل مصنف نے احمدیت کے متعلق نیک خیالات کا اظہار کیا ہے تبصرہ کرتے ہوئے منکرین احادیث نبوی کا ماہنامہ "طلوع اسلام" کراچی لکھتا ہے:۔

"قادیانی تحریک ایک مذہبی تحریک تھی ہی نہیں۔ اسلئے اسے اس حیثیت سے پیش کرنا بنیادی غلطی ہے۔ یہ تحریک درحقیقت ردعمل تھی اس تحریک جہاد کا جسے اس زمانہ میں "دہابی تحریک" کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ انگریز اس تحریک سے بے حد خائف تھا۔ اور چاہتا تھا کہ جہاں اس نے مسلمانوں کے ہاتھ سے تلوار چھینی ہے۔ ان کے دماغ سے جہاد اور اسلامی حکومت کے قیام کا خیال بھی نکال دیا جائے۔ چونکہ مسلمانوں کے ذہن میں عام طور پر جہاد اور اسلامی حکومت کا تصور مہدی کے تصور کے ساتھ وابستہ تھا۔ اس لئے انگریز کی حکمت عملی نے مسلمانوں کو ایک ایسا "مہدی اور پیغمبر" دے دیا۔ جس نے اس کے اس مقصد کو نہایت عمدگی سے پورا کرنے کی کوشش کی وہ تو یہ کہئے کہ حضرت کو منزل مسلمانان ہند کی زندگی مقصود تھی۔ جو ان میں اقبال پیدا ہو گیا۔ ورنہ انگریز کے اس "خود کاشتہ پودے" کے برگ حشیش سے تو وہ زنگ جا پایا تھا کہ سادہ لوح مسلمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا۔ لہذا یہ تحریک ایک خالص سیاسی تحریک تھی۔ جس نے مذہب کا نقاب اوڑھ رکھا تھا۔ یہی اس تحریک کا صحیح تعارف ہے۔ اور اسے اسی حیثیت سے پیش کیا جانا چاہیئے تھا۔"

(آزاد ۲۸ ستمبر ۵۲ء)

اس عبارت میں منکر حدیث تبصرہ نگار نے جس طرح کند چھری سے حق کو ذبح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی مثال آج سوائے احراری اور مودودی علم الکلام کے ملنا مشکل ہے۔ اور یا پھر اس کی نظیر آریوں اور پادریوں کی تحریروں میں مل سکتی ہے۔ جن میں انہوں نے اسلام پر خامہ فرسائی کی ہے۔

"دہابی تحریک" کے اٹھانے والے وہ لوگ تھے جنہوں نے اس مقدس انسان کے اپنے مسلک کے بالکل الٹ حضرت سید احمد بریلوی رح کی بالاکوٹ میں غالباً ۳۲-۱۸۳۱ء میں شہادت کے بعد سرحدی علاقہ میں ایک جمعیت بنائی تھی۔ اور جن کے ہمراہی شروع شروع میں ہندوستان میں بھی خاص کر یوپی وغیرہ میں موجود تھے۔

خود حضرت سید احمد بریلوی رح انگریزوں کے خلاف جہاد کے خلاف تھے۔ اور دور دراز کا سفر طے کر کے اور ایک لمبا چکر کاٹ کر بلوچستان کے راستہ سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے علاقہ سرحد میں گئے تھے۔ اور وہاں پٹھان رؤسا سے مل کر سکھوں کے ساتھ لڑے۔ مگر آخر میں مسلمانوں ہی کی بے وفائی سے تنگ آ کر بالاکوٹ میں پناہ گیر ہوئے۔ اور وہیں شیر سنگھ پسر رنجیت سنگھ کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ آپ کی پناہ گاہ تک راہ نمائی بھی کسی نیک مسلمان ہی نے کی تھی۔

آپ کے مرید یہی سمجھتے رہے کہ آپ غائب ہو گئے ہیں۔ اور پھر ظہور کریں گے۔ اس اثناء میں انگریزوں نے سکھوں کو پے بہ پے شکستیں دے کر پنجاب پر بھی اپنا تسلط جما لیا۔ مگر سید صاحب کے مریدوں نے انگریزوں کی مخالفت جاری رکھی در اصل ۱۸۶۰ء تک یہ تحریک عملاً ختم ہو چکی تھی سید صاحب کے مریدوں میں سے کئی ایک علماء نے انگریزوں کی اطاعت قبول کر لی تھی۔ اور انگریزی عملداری میں تعلیم و تدریس میں مصروف ہو گئے تھے۔ جن میں سے ایک حضرت محمد قاسم رح نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند بھی تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اسلام کے لئے کام کرنا شروع کیا تو اس سے پہلے ہی دہابی تحریک اپنا دم خم توڑ چکی تھی۔ اور انگریز کو اس سے کوئی خطرہ باقی نہیں رہا تھا۔ اس لئے یہ کہنا کہ احمدیت دہابی تحریک کا ردعمل تھی نہ صرف تاریخی حقائق کا منہ چڑانا ہے۔ بلکہ سخت بددیانتی بھی ہے۔

چونکہ ماہنامہ "طلوع اسلام" کے مدیر محترم سرے سے احادیث نبوی ہی کے منکر ہیں۔ ان کے لئے احادیث نبوی اور کثیر اسلامی لٹریچر جس میں الامام المہدی کے زمانے کا تعین کیا گیا ہے کوئی وزن نہیں رکھتا۔ اس لئے ہم یہاں صرف جہاد کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

بے شک مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو ایسے جہاد سے منع فرمایا ہے۔ جس کی انہیں اس وقت نہ تو طاقت تھی اور نہ ضرورت مگر آپ سے بہت پہلے سید احمد رح شہید اور ان کے مقدس ساتھی شاہ اسمٰعیل شہید رح بھی یہی فتوے دے چکے تھے۔ وہی نہیں بلکہ سر سید احمد رح جو مسیح اور مہدی کی آمد کے مدیر "طلوع اسلام" کی طرح منکر تھے۔ وہ بھی یہی فتوے دے رہے تھے۔ ان کے علاوہ سینکڑوں علمائے زمانہ نے یہی فتوے دیا۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام یہیں تک آ کر نہ رہ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ گو یہ تلوار کے جہاد کا وقت نہیں مگر یہ "قلمی جہاد" کا موزوں ترین وقت ہے۔ اور صرف کہا ہی نہیں بلکہ وہ جہاد خود کر کے بھی دکھایا۔ اور اپنے پیچھے ایک ایسی فعال جماعت چھوڑ گئے۔ کہ جو متواتر اس جہاد میں مصروف ہے۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کا منشاء ہے مصروف رہے گی۔

آیئے مولانا اب غور کریں کہ دونوں میں سے کون سچا ثابت ہوا ہے۔ آیا وہ لوگ جو تلوار کے جہاد کے قائل تھے یا ہیں۔ یا وہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ جس نے قلم کے جہاد کا بیڑا اٹھایا؟ جماعت احمدیہ نے دین میں جو جہاد کیا ہے اس کی ایک دنیا قائل ہے۔ صرف احراریوں کے چوہدری افضل حق اور مولانا ظفر علی خاں ہی جو احمدیت کے دشمن عنید ہیں قائل نہیں بلکہ آپ کا ممدوح اقبال بھی نہ صرف اس تحریک کا مداح رہا ہے۔ بلکہ اسی باغ کی خوشہ چینی کرتا رہا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

ہو چکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

(بانگ درا۔ شاہی گورستان)

یہ وہی خیال ہے جو اس زمانہ کے لحاظ سے احمدیت کا بنیادی اسلامی اصول ہے۔ امید ہے جلالی اور جمالی کا فرق آپ سمجھتے ہوں گے؟

خیر دین کو جانے دیجئے آپ سیاست سے خوش ہیں تو سیاست ہی سہی فرمایئے "پاکستان" تلوار کے جہاد سے حاصل ہوا ہے یا قلمی جہاد سے؟ کیا یہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان نہیں ہے؟ مگر آپ تو نشانات الٰہیہ کے قائل ہی نہیں۔ آپ کو تو اقبال کا ایک شعر جس ذہنی "جنت تعیش" میں پہنچا دیتا ہے۔ الٰہی نشان میں وہ کہاں؟

پھر آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کس اصول پر عمل کر کے ملا ہے؟ ملاحظہ فرمایئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک تحریر جو آل پارٹیز مسلم کانفرنس دہلی منعقدہ ۱۹۳۵ء میں پڑھی گئی تھی۔

"اسلام کی اس زمانہ میں دو تعریفیں ہیں۔ ایک مذہبی اور ایک سیاسی۔ مذہبی تعریف ہر شخص کے اختیار میں ہے۔ وہ جو چاہے تعریف کرے۔ اور اس کے مطابق جسکو چاہے کافر بنالے۔ اور جسکو چاہے مسلمان کسی کا حق نہیں کہ اسپر اس سے ناراض ہو۔"

"دوسری تعریف سیاسی ہے۔ اور یہ تعریف کوئی فرقہ نہیں کر سکتا یہ تعریف اسلام کا لفظاً اور معناً انکار کرنے والے کرتے ہیں۔"

"سیاسی طور پر کون مسلمان ہے؟ اس کا جواب نہ دیوبند دے سکتا ہے۔ نہ قادیان نہ فرنگی محل نہ گولڑہ نہ علی پور۔ اس کا جواب صرف ہندو اور عیسائی اور سکھ دے سکتے ہیں۔"

اگر ایک جماعت کو دیگر مذاہب کے پیرو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں تو ایک لاکھ مولویوں کے فتوے بھی اس کو سیاست اسلامیہ سے باہر نہیں نکال سکتے۔"

"آخر میں آپ نے دردمندِ دل سے نصیحت فرمائی۔" اگر وہ اس نکتہ کو نہیں سمجھیں گے تو ان کو ایک ایک کر کے دوسری قومیں کھا جائیں گی۔ اور انکو ہوش اس وقت آئے گی۔ جب ہوش آنے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔"

یہ ۱۹۳۵ء کا ذکر ہے۔ اس وقت قائد اعظم مرحوم مسلم لیگ میں نہیں تھے۔ اور علامہ اقبال کے ذہن میں کوئی ایسی بات نہ تھی۔

کیا یہ اسلامی اصولوں کی کھلی فتح نہیں جو احمدیت کے ذریعہ ہو رہی ہے۔

درخواست ہائے دُعا

عزیزہ ہمشیرہ امۃ السلام (اہلیہ خواجہ محمد یوسف صاحب سینٹری سپرنٹنڈنٹ کراچی) ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ نیز میری عزیزہ جمیلہ صالحہ کئی ماہ سے بعارضہ سردرد علیل ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبداللہ اعجاز مینیجر الفضل لاہور (۲) درویشان قادیان اور احباب جماعت سے اپنی ہمشیرہ جو ایک ماہ سے بیمار ہیں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ رشید احمد فاروق

شذرات

"مجاہدِ اعظم"

قرآن مجید نے چار اہم جہاد بتائے ہیں۔

(۱) اصلاح نفس والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت)

(۲) مال و نفس کی قربانی جاھدوا باموالھم وانفسھم (حجرات)

(۳) تبلیغ قرآن وجاھدھم بہ جہاداً کبیرا (فرقان)

(۴) قتال۔ فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین (نساء)۔

اس تشریح سے ظاہر ہے کہ جہاد اسلامی اصطلاح میں ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اور قتال اس کا صرف ایک حصہ ہے۔ جو دشمن کی فوج کشی پر فرض ہے ورنہ حرام چنانچہ پاکستان کے مشہور عالم علامہ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں:۔

"اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد اور قتال دونوں ہم معنے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں، ہر جہاد قتال نہیں ہے، بلکہ جہاد کی مختلف قسموں میں سے ایک قتال اور دشمنوں سے لڑنا بھی ہے۔"

(سیرت النبی پنجم صفحہ ۳۰)

پھر لکھتے ہیں۔

"یہ وہ جہاد ہے جس کا موقعہ ہر مسلمان کو پیش نہیں آتا۔ اور جس کو آتا بھی ہے تو عمر میں ایک دفعہ ہی آتا ہے۔" (صفحہ ۳۰۹)

پس دائمی جہاد اصلاح مال و جان کی قربانی اور تبلیغ کے جہاد ہیں۔ اور ہم نے کبھی نہیں کہا کہ یہ جہاد کبھی منسوخ ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ سے ان سب پر کاربند ہیں اور مجسم جہاد بنے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں جہاد کشمیر میں بھی حصہ لے چکے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

مگر اس کے برعکس احراری علماء ہیں کہ وہ صرف قتال کو ہی جہاد سمجھے بیٹھے ہیں۔ لیکن جب ساری عمر میں ان کے لئے جنگ کشمیر کا ایک ہی موقعہ پیدا ہوا۔ اور ان سے جہاد میں شرکت کی درخواست کی گئی۔ تو انہوں نے صاف کہہ دیا

"غالباً فقیر ہی پہلا شخص ہے۔ جس نے فتویٰ جہاد لکھا اور اخبار میں شائع کرایا۔"

(تنظیم اہلسنت یکم اگست ۱۹۵۰ء)

یعنی ہم فتوے جہاد دے چکے ہیں۔ اس لئے لڑائی میں جانے اور توپوں یا بموں سے لڑنے کی ڈیوٹی ہم پر نہیں عوام پر ہے۔ لیکن اس کے باوجود جماعت احمدیہ منکر جہاد ہے۔ اور وہ مجاہد اعظم ہیں۔

"ختم نبوت" کے پاسبانوں کے کارنامے

سید ابوذر بخاری نے احرار کی شان میں یہ قصیدہ لکھا ہے:۔

جبیں پہ نور روایات انقلاب مجاز
دلوں میں دین کا عزم جواں جگائے ہوئے
سروں پہ روح ابوذر کا فیض سایہ فگن
لبوں پہ جرأت فاروق رنگ لائے ہوئے
وقار ختم نبوت کے پاسبان و نقیب
وفا و مدح صحابہ کا عہد چھپائے ہوئے

(آزاد کانفرنس نمبر)

اب سید صاحب کے والد (سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری) کی زبان سے "ختم نبوت" کے پاسبانوں کے کارنامے سنیئے۔

"۱۹۴۷ء سے پیشتر ہم انگریز کو مائی باپ کہتے تھے۔ انگریزوں کی وفا میں ڈوب کر ترکوں پر گولیاں چلائیں مصریوں کی بیٹیاں چھنیں کعبہ کو ختم کرنے کی کوشش کی"۔ (آزاد ۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

کس جرأت کی ضرورت تھی؟

آزاد (۱۱ ستمبر ۵۲ء) میں ایک روشن دماغ انتہائی دانشمندانہ تدبر کا ثبوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بدقسمتی سے اس وقت ہمارے ملک میں بعض افراد نے ایسے اہم مسئلہ کو انتہائی جذباتی بنا دیا ہے۔ کچھ لوگ محض مذہبی عقیدے کے باعث وزیر خارجہ کی برطرفی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایک شخص کو محض چند مخصوص مذہبی عقائد رکھنے پر میدان سیاست میں کیوں نہ برداشت کیا جائے"۔ صفحہ ۱

بایں ہمہ آپ کا شکوہ یہ ہے۔

"طویل طویل تقریروں کی بجائے جس جرأت کی ضرورت تھی۔ چوہدری صاحب کا دامن اس سے تہی ہے"۔

چوہدری صاحب کا دامن کس قسم کی "جرأت" سے تہی ہے ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اگر آپ چوہدری صاحب سے یہ توقع رکھتے ہیں، کہ وہ راتوں رات کشمیر کو جیب میں بند کر کے پاکستان میں لے آئیں گے۔ یا ضلع گورداسپور جوناگڑھ یا حیدر آباد کو چپکے سے اٹھا لائیں گے تو معاف کیجئے گا کہ آپ نے وزارت خارجہ کو ہنومان سمجھ رکھا ہے۔ جو ہندوؤں کی کتابوں میں تو ہے عالم حقیقت میں نہیں۔

مسیح موعودؑ کی صداقت کا حیرت انگیز اعلان

قرآن مجید نے ایک معیار نبی کی صداقت کا یہ بتایا ہے۔

یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون

یعنی سچے مامور کے ساتھ فرزندان آدم نے ہمیشہ استہزا کیا ہے۔ اب عجیب بات ہے کہ موجودہ زمانہ میں بھی کئی لوگوں نے دعوئے نبوت کیا۔ اور بقول آزاد حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ

"جس شخص کے لئے پاگل خانے والے انتظام کرنے سے انکار کر دیں، وہ نبوت کا کاروبار شروع کر دیتا ہے اور ہزاروں مزدور پیشہ لوگ اس کی بدحواسیوں پر ایمان لے آتے ہیں"۔ (آزاد ۱۱ ستمبر ۵۲ء)

مگر صرف حضرت مسیح موعودؑ ہی ایک ایسے وجود ہیں کہ جن کے خلاف ساری دنیا متحدہ محاذ قائم کئے ہوئے ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نہیں تو طوفانوں کے رخ آپ کی طرف کیوں ہیں دوسروں کی طرف کیوں نہیں۔

دراصل بات یہ ہے کہ دنیا کو آپ کے پیغام میں ایک خاص شوکت نظر آتی ہے۔ اور وہ شوکت دوسروں میں مفقود ہے۔ پس دنیا اتنی اندھی نہیں کہ وہ شیر اور شیر کی تصویر میں فرق نہ کر سکے۔

کیا یہ تردید ہے؟

ایک مولوی صاحب نے "آزاد" (۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء) میں لکھا ہے کہ احمدی لوگ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ختم نبوت کا غلط مفہوم پیش کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ہدایت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہم کیا چیز ہیں اور ہماری کیا حقیقت ہے ہم کافر نعمت ہوں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ پائی۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں، جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

یہ تو حضرت اقدس کی تشریح ہے۔ اب مولوی صاحب کی قلم سے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت ملاحظہ ہو۔

"بہرصورت آپ کمالات نبوت کے منتہی اور خاتم ہیں۔ آفتاب اگر تمام ستاروں سے پہلے طلوع کرے آفتاب کے منبع نور ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسی طرح بالفرض اگر حضور پُرنور تمام انبیاء سے پہلے مبعوث ہوتے۔ تو آپ کے منبع کمالات ہونے میں کوئی فرق نہ آتا"۔ (صفحہ ۱۶)

مولوی صاحب خود ہی غور فرمائیں کہ کیا یہ جماعت احمدیہ کے مسلک کی تردید ہے؟

کھلا چیلنج

"آزاد" (۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء) یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ ہم نے کبھی انگریزی حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

حالانکہ ہم نے جو کچھ کہا وہ صرف یہ تھا کہ ایک مذہبی فرقہ کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ ہم "غیر مسلم اقلیت" بننا چاہتے تھے۔ بالکل ایسا ہی ہے کہ بعض شیعہ اصحاب کے اس مطالبہ پر کہ ہمیں اقلیت قرار دیا جائے کوئی سنی یہ اعلان کر دے کہ شیعوں نے اپنا غیر مسلم ہونا تسلیم کر لیا ہے۔

اس سلسلہ میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ کی ۴۲ سالہ تحریر پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپ نے فرمایا:۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ایک دوسرے کو کافر کہنے کا سوال ہے تو اتحاد کیسے ہو۔ میں کہتا ہوں یہ اعتراض غلط ہے۔ ایک شیعہ اگر منار پر چڑھ کر دس ہزار مرتبہ کافر کہے۔ تو اس سے اتحاد پر اثر نہیں پڑتا۔"

"میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے۔ اور قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار نہیں دیتا اس سے اتحاد کر لو۔ قومی برکات اور انعام قومی اتحاد کی رونق سے وابستہ ہے"

(لیکچر شملہ)

جو قوم مسلمانوں کے باہمی اتحاد کو ہی موجب برکت و انعام سمجھتی ہو وہ بھلا قومی معاملات میں دوسرے فرقوں سے الگ کیسے جا سکتی ہے؟

ہم "آزاد" کو کھلا چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ان الفاظ کے مخالف کوئی ایک عبارت حضرت امام جماعت احمدیہ کی پیش کر دکھلائے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے نقش قدم پر ابتدائی نصاریٰ کی ہندوستان میں آمد

کشمیر میں ایک قدیم عیسائی قبرستان کا انکشاف

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے فلسطین سے حضرت مسیح ناصریؑ اور توما حواری نے ہندوستان کی طرف ہجرت اختیار کی۔ اس کے بعد باقی لوگ بھی آہستہ آہستہ آپ کے تتبع میں ہندوستان میں آئے۔ اور یہیں بس گئے۔ آپ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"ہم قبول کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ زمین شام میں سے ہجرت کر کے کشمیر کی طرف چلے گئے تھے۔ مگر ہم یہ قبول نہیں کرتے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ اور آپ کے حواری پیچھے رہ گئے تھے۔ بلکہ تاریخ کی رو سے ثابت ہے۔ کہ حواری بھی کچھ تو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ اور کچھ بعد میں آپ کو آملے تھے۔ جیسا کہ دھوما حواری حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ آیا تھا۔ باقی حواری بعد میں آگئے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی رفاقت کے لئے صرف ایک ہی شخص اختیار کیا تھا۔ یعنی دھوما کو جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کرتے وقت صرف حضرت ابوبکرؓ کو اختیار کیا تھا۔ کیونکہ سلطنت رومی حضرت عیسیٰؑ کو باغی قرار دے چکی تھی۔ اور اسی جرم سے پیلاطوس بھی قیصر کے حکم سے قتل کیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ درپردہ حضرت عیسیٰؑ کا حامی تھا۔ اور اس کی عورت بھی حضرت عیسیٰؑ کی مرید تھی۔ پس ضرور تھا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ اس ملک سے پوشیدہ طور پر نکلتے کوئی قافلہ ساتھ نہ لیتے۔ اس لئے انہوں نے اس سفر میں صرف دھوما حواری کو ساتھ لیا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے سفر میں صرف ابوبکرؓ کو ساتھ لیا تھا۔ اور جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی اصحاب مختلف راہوں سے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے تھے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مختلف راہوں سے حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں جا پہنچے تھے۔ اور جب تک حضرت عیسیٰؑ ان میں رہے۔ جیسا کہ آیت مادمت فیہم کا منشاء ہے وہ سب لوگ توحید پر قائم رہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۲۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور توما حواری کی آمد ہندوستان کے متعلق ہمارے لٹریچر میں کافی مواد موجود ہے۔ لیکن بعد میں باقی نصاریٰ کی آمد ہندوستان کے متعلق تاریخی مواد جمع کرنا ابھی باقی ہے۔ زیر نظر مقالہ میں اسی موضوع پر کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔

قرون اولیٰ کی عیسائی تاریخ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب طیطس رومی نے یہودیہ پر حملہ کیا۔ تو جہاں یہودی اپنے علاقوں سے نکل بھاگے۔ وہاں عبرانی نسل کے مسیحی بھی ہجرت اختیار کر گئے۔ یہ سانحہ صلیبی واقعہ کے چالیس سال بعد پیش آیا۔ یہ مسیحی جو کہ اپنے وطن سے نکل آئے تھے۔ آہستہ آہستہ ان کا ایک حصہ غالباً برتلمائی حواری کی سرکردگی میں مغربی ہندوستان میں پہنچ گیا۔ یہ لوگ اپنے ساتھ حضرت مسیح ناصریؑ کی عبرانی انجیل بھی لے آئے۔ جو کہ آپ کی آمد کے بعد متی رسول نے مرتب کی تھی۔ ہندوستان کے ابتدائی مسیحیوں کی تاریخ شاید پردۂ غیب میں مستور رہتی۔ اگر سکندریہ کا ایک بہت بڑا عیسائی فلاسفر ہندوستان میں نہ آتا۔ دوسری صدی کے آخر میں سکندریہ کے بشپ نے عیسائی مبشر اور فلاسفر "پنٹی نس" کو ہندوستان میں بھیجا۔ ہندوستان کے نصاریٰ نے دوسری صدی کے آخر میں سکندریہ کے بشپ سے درخواست کی تھی۔ کہ ہمارے پاس کوئی مناد بھیجا جائے۔ ان کی خواہش پر جب "پنٹی ٹنس" ہندوستانی نصاریٰ کے پاس پہنچا۔ تو اس کی حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی کہ ان لوگوں کے پاس وہ عبرانی انجیل موجود تھی۔ جو کنعان سے عرصہ ہوا گم ہو چکی تھی۔ وہ ان لوگوں میں رہا۔ اور آتی دفعہ اس انجیل کا ایک نسخہ بھی اپنے ساتھ لے آیا۔ اور سکندریہ کے مشہور و معروف کتب خانہ میں لا کر رکھ دیا۔

فلسطین کے یہودی مسیحیوں کے متعلق عیسائی تاریخ سے یہ ثابت ہے۔ کہ قرون اولیٰ میں ان کا زیادہ تر حصہ توحید پر قائم رہا۔ وہ غیر موحد عیسائیوں سے الگ ہو گئے۔ وہ پولوس رسول کو قدر کی نگاہ سے نہ دیکھتے تھے۔ ان کے تین فرقے تو مدت تک غیر اقوام کے مسیحیوں میں خلط ملط نہ ہو سکے۔ اور توحید کا اعلان کرتے رہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تواریخ مسیحی کلیسیا از پادری ڈبلیو ہیرس بی۔ اے صفحہ ۱۳۵ تا ۱۴۳ و صفحہ ۱۲۳)

چونکہ ہندوستان کے نصاریٰ انہی یہودی مسیحیوں کا حصہ تھے۔ اس لئے ہندوستان کے ابتدائی نصاریٰ کے متعلق بھی تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ کہ وہ توحید پر قائم تھے۔ موجودالوقت عیسائی عقائد سے وہ واقف نہ تھے۔ (ملاحظہ ہو تھرٹی نوز کانفرنس مصنفہ مسٹر فلپس مطبوعہ لندن ۱۷۲۰ء صفحہ ۱۵)

چونکہ یہ ایک الگ مضمون ہے۔ اس لئے ہم صرف مضمون کے اس حصہ کے متعلق جو کہ ابتدائی نصاریٰ کی ہندوستان میں آمد سے تعلق رکھتا ہے۔ تاریخی شواہد درج ذیل کرتے ہیں:۔

(۱) قرون اولیٰ کا مورخ قیصریہ کا بشپ "یوسی بی الیس" (۲۶۵ء تا ۳۴۰ء) اپنی تاریخ کلیسیا میں ہندوستان میں نصاریٰ کی موجودگی کا ذکر بایں الفاظ کرتا ہے:۔

"جب پن ٹی نس" ہندوستان گیا۔ تو وہاں اسکو ایسے لوگ ملے۔ جن میں رسول برتلمائی نے منادی کی تھی۔ اور یہ رسول ان لوگوں کے لئے انجیل متی کا ایک نسخہ عبرانی (آرامی) زبان میں چھوڑ گئے تھے جو اس وقت تک ان کے پاس محفوظ تھا۔ وہ لوگ اس انجیل سے بخوبی واقف تھے۔ پن ٹی نس نے ان میں نہایت قابل تعریف کام کیا۔"

(Euselius, Eccl. Hist. Bk. V. chap. X)

(۲) جیروم بھی جس کا زمانہ ۳۴۰ء تا ۴۲۰ء ہے۔ ہندوستانی نصاریٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں وہ لکھتا ہے۔

"ہندوستانی (مسیحیوں کے) وفد کی درخواست پر سکندریہ کے بشپ .... نے "پن ٹی نس" کو ہندوستان بھیجا۔ وہاں جا کر اس کو معلوم ہوا۔ کہ برتلمائی نے جو بارہ رسولوں میں سے تھا۔ ان لوگوں میں خداوند کی خوشخبری کی انجیل متی کے مطابق منادی کی تھی۔ انجیل کا یہ نسخہ عبرانی (آرامی) زبان میں لکھا ہوا تھا۔ جب پن ٹی نس واپس سکندریہ آیا۔ تو وہ اس نسخہ کو اپنے ہمراہ لے آیا۔"

(Jerome, liber de viris Illustribus ch. 36)

(۳) پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے مذکورہ دو حوالے اپنی کتاب تاریخ کلیسیائے ہندوستان حصہ دوم کے باب اول میں پیش کرنے کے بعد یہ سوال اٹھاتے ہیں۔ کہ مقدس پن ٹی نس ہندوستان کے کس حصہ میں گئے تھے۔ اس سلسلہ میں مورخ نینڈر کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

"مورخ نینڈر کا قیاس ہمیں معقول معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس ہندوستانی کلیسیا کے پاس مقدس پن ٹی نس گئے تھے۔ وہ یہودی نسل کے مسیحی تھے۔ جن کے آباواجداد مغربی ہند کے کسی گوشہ میں آبسے تھے۔ چونکہ پن ٹی نس خود عبرانی نسل کے تھے۔ غالباً اس واسطے (سکندریہ کے) بشپ دیمٹریس کی نظر انتخاب آپ پر پڑی۔ اور آپ عبرانی نسل کے مسیحیوں کی مدد کرنے کے لئے (ہندوستان) بھیجے گئے۔" (صفحہ ۲۳)

(۴) پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے آگے چل کر ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے ابتدائی نصاریٰ دراصل فلسطین سے ہجرت کر کے ہندوستان میں وارد ہوئے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"جنوبی ہند کی ریاست کوچین کے یہود میں یہ روایت چلی آتی ہے۔ کہ جب ہیکل دوسری دفعہ ۷۰ء میں برباد ہوئی۔ .... ہمارے آباؤاجداد فاتح کے غضب کے مارے یروشلم سے نکل پڑے۔ اور مردوں۔ عورتوں۔ کاہنوں اور یہودیوں کا ایک کثیر گروہ اس ملک میں آیا۔

پس نہایت اغلب ہے۔ کہ پہلی اور دوسری صدی میں یہودی مسیحیوں نے بھی تجارت کی خاطر یا ایذارسانی سے تنگ آکر نقل مکانی اختیار کر لی تھی۔ اور ہندوستان آبسے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہاجر یہودی مسیحی (جن میں مقدس پن ٹی نس نے تبلیغی خدمت ادا کی تھی) مقدس برتلمائی رسول کے ذریعہ منجیٔ عالم پر ایمان لائے تھے۔ اور جب انہوں نے نقل مکانی اختیار کی۔ تو اپنے ہمراہ مقدس متی کی انجیل کا آرامی نسخہ ہندوستان لے آئے۔ جو پنٹینس کے وقت تک ان کے پاس محفوظ تھا۔ (صفحہ ۲۶)

(۵) آرامی انجیل کے متعلق پادری صاحب لکھتے ہیں۔

"یروشلم کے فتح ہونے کے بعد یہودی مسیحیوں کی پراگندگی کی وجہ سے ۱۳۵ء کے قریب آرامی اناجیل کنعان سے غائب ہو گئیں...... جب مقدس پن ٹی نس نے (آرامی انجیل کے اس) نایاب نسخے کو (ہندوستان میں) دیکھا۔ تو اس کا دل خوشی کے مارے بلیوں اچھل پڑا۔" صفحہ ۲۸)

ان حوالہ جات سے ثابت ہے۔ کہ ہندوستان میں ابتدائی نصاریٰ پہلی صدی کے آخر میں پہنچ گئے تھے۔ ان کے پاس حضرت مسیح ناصریؑ کی وہ عبرانی انجیل بھی تھی۔ جو کہ متی رسول نے مرتب کی تھی۔ پادری برکت اللہ صاحب کا یہ خیال کہ صرف ان لوگوں کے آباؤاجداد حضرت مسیح کے حواری برتلمائی کے ذریعہ مسیحی ہوئے تھے۔ ورنہ خود برتلمائی نے ان لوگوں میں جا کر منادی نہ کی تھی۔ قدیم عیسائی مورخین "یوسی بی الیس" اور مقدس جیروم کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت نہیں۔ یہ مورخین صاف لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے ان مسیحیوں میں عبرانی انجیل کے مطابق مقدس برتلمائی نے منادی کی تھی۔ عیسائی لٹریچر سے حضرت مسیح کے حواری برتلمائی کا ہندوستان آنا ثابت ہے۔ پادری ایم آر جیمس اپنی کتاب "دی اپاکرفل نیو ٹیسٹامنٹ" میں قدیم کتاب "ابدیس کی تاریخ حواریاں" کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ برتلمائی کے متعلق اس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں جو کہ اس وقت تین حصوں میں منقسم تھا۔ آئے اور مشرکوں سے مقابلہ کرتے رہے۔ اور آخر کار شہید ہوئے۔ اور یہیں دفن ہوئے۔ (صفحہ ۴۶۸)

مورخ "یوسی بی الیس" بھی اپنی تاریخ کلیسیا میں برتلمائی حواری کی ہندوستان میں آمد کا ذکر کرتا ہے۔ (ملاحظہ ہو "یوسی بی الیس" کی تاریخ کلیسیا مطبوعہ لندن ۱۷۲۹ء مترجمہ مسٹر پارکر صفحہ ۹۴) تاریخی قرائن سے معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ جب فلسطین کے یہودی مسیحیوں کا ایک حصہ ہندوستان میں ہجرت اختیار کر گیا۔ تو برتلمائی حواری یا تو ان کے ساتھ آئے۔ یا بعد میں ان کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے حضرت مسیحؑ کی عبرانی انجیل کے مطابق ہندوستان کے مسیحیوں کی تعلیم و تربیت کی اور دوسرے لوگوں میں اسی انجیل کے مطابق آسمانی بادشاہت کی منادی کی۔

کشمیر میں ابتدائی نصاریٰ کا قبرستان

عام طور پر یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ بسر کیا۔ اور اس طرف کے لوگوں کو اپنے دین میں داخل کیا۔ تو ان کے آثار یہاں کیوں نہیں ملتے؟ اس کے جواب میں کشمیر کے آثار قدیمہ کی ایک شہادت درج ذیل ہے۔ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔اے اپنی کتاب تاریخ کلیسیائے ہندوستان حصہ دوم میں لکھتے ہیں:۔

"حال ہی میں شمالی ہندوستان سے کئی اس قسم کی صلیبیں ملی ہیں۔ یہ صلیبیں کشمیر کی قدیم قبروں میں پہاڑ کی وادی سے دستیاب ہوئی ہیں۔ ان کی بناوٹ ان کے نقش و نگار اور الواح کی عبارت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صلیبیں نسطوری ہیں۔ اور قبریں نسطوری مسیحیوں کی ہیں۔ یہ امور ثابت کرتے ہیں۔ کہ **قدیم صدیوں میں کشمیر میں بھی مسیحی کلیسیائیں جا بجا قائم تھیں۔ اور وہاں نسطوری مسیحی بکثرت آباد تھے۔** صفحہ ۱۵۷

یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے۔ کہ قدیم نسطوری مسیحی موجودہ عیسائی عقائد سے بالکل مختلف عقائد رکھتے تھے۔ اس لئے ان کو روم کے پوپ نے بدعتی قرار دے رکھا تھا۔ وہ زیادہ تر مشرقی ممالک میں پھیل گئے۔ اور کلیسیائے روم سے اپنا تعلق منقطع کر لیا۔ عیسائی محققین جہاں ایسے آثار پاتے ہیں۔ جو کہ موجودہ عیسائیت سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ ان کو نسطوری قرار دے دیتے ہیں۔ ہندوستان کے ابتدائی عیسائی تاریخی شواہد سے ثابت ہے وہ نسطوری نہ تھے۔ بلکہ خالص توحید پر قائم تھے۔ وہ بھی موجودہ عیسائیت سے بالکل مختلف عقائد رکھتے تھے۔ ان کی صلیبوں اور الواح کی عبارتوں سے جب یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ موجودہ عیسائیوں سے بالکل مختلف ہیں۔ تو ان کو نسطوری قرار دے دیا گیا۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صلیب کا نشان ابتدائی مسیحی بھی رکھتے تھے۔ لیکن بالکل مختلف نقطۂ نظر سے

حضرت مسیح ناصریؑ فرماتے ہیں۔ کہ میرے پیچھے وہ آئے۔ جو کہ اپنی صلیب آپ اٹھائے۔ پھر آپ نے صلیب پر فتح بھی پائی۔ ابتدائی عیسائی صلیبی واقعہ کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے اور دین حق کے راستہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے عہد کے لئے صلیب کا نشان استعمال میں لاتے تھے۔ بعد میں یہی نشان مشرکانہ حد تک پہنچ گیا۔

بہر حال مذکورہ حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ اب بڑے بڑے عیسائی سکالر یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ شمالی ہندوستان میں اور خصوصاً کشمیر میں قدیم صدیوں میں مسیحی آباد تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ قرآنی نظریہ کی واضح تائید ہے۔ جو کہ عیسائی حلقوں کی طرف سے عمل میں آ رہی ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم مکرم عبد الوحید صاحب سلیم کا چھوٹا بچہ ایک عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ احباب دردِ دل سے بچہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خورشید احمد۔ (۲) میرا لڑکا مبارک احمد سیٹھی عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد اللطیف سیٹھی آل انڈیا ٹریولنگ ایجنٹ سائیک رکن مجالس انصار اللہ جہلم شہر۔ (۳) میری پیاری بچی زاہدہ پروین کی وفات پر بہت سے عزیزوں۔ رشتہ داروں اور دوستوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا میری استطاعت سے باہر ہے۔ لہٰذا میں بذریعہ اعلان ہٰذا ان سب کا جنہوں نے مجھ سے اس قدر خلوص اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے نیز متمنی ہوں کہ مجھ عاجز کو وہ اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ میں ایک محکمانہ امتحان دے رہا ہوں۔ احباب اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ AA/1486 اکال گڑھ راولپنڈی۔ (۴) میری بھاوجہ چند دنوں سے بعارضہ بخار و پیٹ درد بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار شریف احمد دبڑھوی دوکاندار کرنڈی ریاست خیر پور (سندھ) (۵) میرے خسر ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کڑیانوالہ ضلع گجرات کئی یوم سے شدید درد گردہ اور شدید بخار سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ڈاکٹر محمد شفیع احمدی پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔ (۶) میں چند ابتلاؤں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو دور فرمائے۔ نصیر الدین سینٹری انسپکٹر پارا چنار۔ (۷) اہلیہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب کانسٹیبل خانقاہ ڈوگراں دو ماہ سے بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نذیر احمد سیال کوٹی۔ لاہور چھاؤنی

آج کل تقریروں اور صحافت میں شرمناک سب و شتم سے کام لیا جا رہا ہے

ارباب فکر حضرات کو قوم میں متانت و شرافت کے جذبات پیدا کرنے چاہئیں

رسالہ حقیقتِ اسلام لاہور کا بیان

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کا انحصار زیادہ تر پریس اور علماء کے وجود پر ہے۔ مگر ہمیں اس تلخ نوائی پر معاف فرمایئے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والے اخبارات اور لیڈر صاحبان نے موجودہ وقت میں جو روش اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ یقیناً اسلامی اخلاق سے کوسوں دور اور عوام مسلمانوں کی اخلاقی حالت کو بجائے سدھارنے کے اور بھی پستی اور تنزل کی طرف لیجانے والی ہے۔ اگر قوم و ملت کے بیدار مغز راہنماؤں نے ان لیڈروں کی تقریروں اور صحافت میں خاطر خواہ تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہ کی۔ تو وہ وقت دور نہیں۔ جب کہ دیگر ممالک کی نظر میں اہل پاکستان کا اخلاقی معیار حد درجہ پست سمجھا جانے لگے گا۔ اور اس طرح پاکستان کی نیک شہرت کو بہت بڑا نقصان پہنچنے کا امکان ہی نہیں بلکہ یقین ہے۔

اس سلسلہ میں رسالہ حقیقت اسلام کی اشاعت میں سے چند سطور درج ذیل کرتے ہیں۔ شائد ارکان حکومت پاکستان اور باقی ہمدردان پاکستان اور اکابرین ملت اپنے فرض کو سمجھنے اور پوری طرح ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ رسالہ مذکور میں زیر عنوان "حال و قال" لکھا ہے۔

"سب سے پہلی چیز یہ ہے۔ کہ تقریروں میں اور صحافت میں آج کل جس شرمناک سب و شتم سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کو روک دیا جائے۔ اور قوم میں جوش عمل کے ساتھ متانت و شرافت کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ یہ بے ہنگم تقلید بالکل ناروا ہے۔ جس میں حفظ مراتب کا خیال نہ رکھا جائے۔ اس طرح باہم آویزش کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قوم کی قوتیں ضائع ہو جائیں گی۔ اور پھر جب آپ کبھی اعلیٰ مقصد کے لئے اس کو آمادہ کرنا چاہیں گے۔ تو آپ کو قطعی مایوسی کا سامنا ہوگا۔ اور نیز اس طرح غیروں میں آپ کا وقار اٹھ جائے گا۔ ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور آپ کو ایک ذلیل قوم سمجھا جائے گا۔

ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے قائدین اور ارباب فکر حضرات باہم بیٹھ کر اس صورت حال پر غور کریں۔ آخر کب تک یہ شرمناک مشاغل جاری رہیں گے۔ اور کب تک قوم کے دماغوں میں ان ناپاک خیالات کا بوجھ رہے گا۔

یہ جوش جس کا اظہار الزامات اور توہین و تذلیل کی شکل میں ہوتا ہے۔ قابل تعریف نہیں ہے۔ جوش عمل میں ہونا چاہیے تگ و دو میں ہونا چاہیے۔ وہ قومیں جو زندہ ہوتی ہیں۔ ان کے دلوں میں گرمی اور تپش ہوتی ہے۔ مگر ان کے دماغ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ان کے ہر کام میں وقار اور متانت ہوتی ہے۔ وہ خوردہ گیریوں اور ہنگاموں سے دور بھاگتے ہیں وہ دشمنوں کے لئے زبان و قلم کے بھالوں اور برچھیوں سے کام نہیں لیتے بلکہ ان کی زبانیں بہت شیریں اور میٹھی ہوتی ہیں جبکہ ان کے طرز عمل کی تلخیوں اور شدتوں سے مخالفین کو نقصان پہنچے۔ اظہار خیال کے معاملہ میں وہ بہت محتاط ہوتے ہیں"

(رسالہ حقیقت اسلام لاہور جلد ۱۲ ع۱ صفحہ ۷)

کاش یہ بیان احراری لیڈروں اور ان کے اخبارات کے ایڈیٹروں کے دل و دماغ پر بھی اثر انداز ہوتا وہ بھی اپنی موجودہ غلط روش کو چھوڑ کر اسلامی اخلاق کا ثبوت دیں۔

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے؟

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں یا پس انداز کرنے کیلئے ہو۔ کہ خاص ضرورت پر کام آئے۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے۔ کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے۔ بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے

۱۔ پہلا ذریعہ یہ ہے کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ اور اپنی ضرورت کے لئے روپیہ طلب کرے۔ تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

۲۔ صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھواتا ہے۔ تو اُسے اجازت نہیں ہوتی کہ ایک ماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں۔ لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کرا لیتے ہیں آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ لے سکیں اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے اور اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق یہی طریق ہے۔ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے۔ تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائے گا۔

۳۔ تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ احباب جماعت سے روپیہ لیکر اُسکے عوض مناسب جائداد رہن رکھی جاتی ہے اور اس جائداد مرہونہ کا کرایہ یا زرِ ٹھیکہ قارض کو دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ سالانہ منافعہ بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

(ا) رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائیگی جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۳ دیا جانا ضروری ہوگا۔

(ب) رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کیجائیگی۔ جسکی قیمت زرِ رہن سے دوچند ہو۔ یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زرِ قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جاچکا ہو۔

(ج) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار روپیہ کی جائیداد پر جو ایک ہزار میں رہن رکھی جائیگی۔ پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زرِ ٹھیکہ ادا ہوگا۔

(د) رقم کی واپسی کیلئے فریقین کیطرف سے مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہوگا

(۱) ایک ہزار تک کی رقم کیلئے ایک ماہ کا نوٹس (۲) ایکہزار سے زائد دو ہزار تک کیلئے دو ماہ کا نوٹس (۳) دو ہزار سے زائد کیلئے تین ماہ کا نوٹس۔

۴۔ زرِ ٹھیکہ اُس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائیگا۔

۵۔ اگر قارض کو روپیہ کے جلد لینے کی ضرورت ہو۔ تو معینہ میعاد کا زرِ ٹھیکہ نوٹس کے عوض میں وضع کر لیا جائے گا۔

ناظر بیت المال ربوہ

احراری اخبار آزاد کے دل آزار کارٹون کیخلاف صدائے احتجاج

احمدی صحافیوں کی انجمن

کل دنیا کے احمدی صحافی لاہور سے شائع ہونے والے اخبار "آزاد" کے شمارہ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء میں شائع شدہ کارٹون اور مضامین اور لگائے گئے بے بنیاد الزامات پر شدید رنج والم اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کارٹون سے احمدی صحافیوں کے جذبات شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں

احمدی صحافی پاکستانی صحافیوں کی انجمن حکومت پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ اس قسم کی نازیبا حرکات کو روکا جائے۔ جو ملک کے امن وامان کے لئے نہ صرف خطرہ ہیں بلکہ پاکستان کی شان اور صحافی روایات کے خلاف ہیں۔ اس اخبار کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہئیے۔ حکومت پاکستان کو مذہبی رہنماؤں اور مقامات مقدسہ کے کارٹون شائع کرنے قانوناً ممنوع قرار دے دینا چاہئیے۔

کرشن نگر لاہور

جماعت احمدیہ کرشن نگر حکومت پنجاب و پاکستان کی توجہ مجلس احرار کے ترجمان اخبار "آزاد" لاہور کے مطالبہ نمبر مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے سرورق کی طرف مبذول کراتی ہے۔ اس توہین آمیز کارٹون کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو جو دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مذہبی احساسات کو سخت ٹھیس لگی ہے

لہٰذا یہ اجلاس حکومت پنجاب و پاکستان سے انصاف وامن انسانیت اور شرافت وتہذیب کے نام پر درخواست کرتا ہے کہ ایسے شرپسند عناصر کے پروپیگنڈا کی روک تھام کے لئے کوئی مؤثر اقدام کرے۔ نیز اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ

اخبار آزاد کا مذکورہ پرچہ فوراً ضبط کرکے حسب قانون اس قسم کے ارتکاب وجرائم کا آئندہ کے لئے کلی حقہ استیصال کیا جائے۔

(صدر حلقہ کرشن نگر۔ لاہور)

قصور

یہ اجلاس حکومت پاکستان کی توجہ احراری اخبار "آزاد" کے "مطالبہ نمبر" مطبوعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے صفحہ اول کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے جس سے جماعت احمدیہ کے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کیا گیا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان و پنجاب کو اسلام انصاف، تہذیب اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتا ہے۔ کہ

۱۔ اخبار آزاد کا مطالبہ نمبر مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء فوری ضبط کیا جاوے۔

۲۔ وہ اشخاص جو اس فعل کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف قانونی کارروائی کرکے مجرموں کو مناسب سزا دلوائی جائے۔

۳۔ حکومت پاکستان کے کسی فرقہ یا جماعت کے مذہبی راہنماؤں اور مقامات مقدسہ کے کارٹون شائع کرنے ممنوع قرار دئیے جاویں۔

(سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ قصور لاہور)

ڈسکہ

جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس حکومت پنجاب کی توجہ لاہور سے شائع ہونے والے احراری اخبار "آزاد" کے مطالبہ نمبر مورخہ ۱۱ ستمبر کے کارٹون کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی سخت توہین کی گئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کے دلوں کو انتہائی طور پر زخمی کیا گیا ہے۔ ہم متفقہ طور پر حکومت پنجاب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اخبار کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ اور حکومت پنجاب ایسا قانون نافذ کرے۔ جس سے ہر ایک فرقہ اور جماعت کے پیشوا کی عزت محفوظ ہو سکے۔

سیالکوٹ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ حکومت پنجاب وحکومت پاکستان کی توجہ مجلس احرار کے ترجمان اخبار آزاد مورخہ $11\frac{9}{52}$ کی طرف مبذول کراتی ہے۔ جس کے سرورق پر منتظمین اخبار نے ایک نہایت ہی دلآزار کارٹون چھاپ کر جماعت کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ اس کارٹون کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ اخبار مذکور کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کی جاوے۔ اور اس پرچہ کو ضبط کیا جاوے

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

سکھر

جماعت احمدیہ سکھر سندھ کا یہ ہنگامی اجلاس احراری اخبار آزاد کے مطالبہ نمبر مطبوعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء میں شائع کردہ کارٹون کے خلاف سخت غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اخبار مذکور نے متذکرہ کارٹون کے ذریعے جماعت احمدیہ کے واجب الاحترام امام کی سخت توہین کی ہے۔ یہ اجلاس مرکزی وصوبائی حکومت سے اخبار مذکور کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے پرچہ مذکور کی ضبطی اور اخبار مذکور کے خلاف کارروائی کی درخواست کرتا ہے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھر۔ سندھ)

کیمل پور

(۱) جماعت احمدیہ کیملپور کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت کی توجہ اس کارٹون کی طرف مبذول کراتا ہے جو احراری اخبار "آزاد" کے "مطالبہ نمبر" کے صفحہ اول پر شائع ہوا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے دلوں کو سخت مجروح کیا گیا ہے۔ یہ اجلاس حکومت کو اس کے فرائض کیطرف

میرا ۳۵ سالہ تجربہ ہے کہ مودودیوں کے مطالبات منظور نہیں ہونگے

لوگ تقریر تو بخاری کی سنتے ہیں مگر ووٹ مسلم لیگ کو دیتے ہیں

ڈسکہ میں عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر

احراریوں نے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ۲۱ و ۲۲ ستمبر کو آل پارٹیز کونشن کے نام پر ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس کے لئے پوسٹر بھی شائع کئے گئے تھے

احراری مقررین نے اس کانفرنس میں حسب معمول سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں کو دل کھول کر کوسا۔ اور ان کی شان میں خوب گستاخیاں کیں۔ اور احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں حکومت کو بھی چیلنج کئے۔

کانفرنس میں لوگوں کی تعداد بمشکل ۳۴ ہزار تک تھی جو ادھر ادھر سے تماشہ دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے تھے۔ لیکن عطاء اللہ بخاری نے تقریر میں کہا کہ مجمع دس ہزار کا ہے اور آزاد ایک لاکھ کا مجمع لکھتا ہے وہ جگہ جس میں کانفرنس کی گئی تھی۔ اس میں اس سے زیادہ لوگ آہی نہیں سکتے تھے۔

$29\frac{9}{52}$ کی رات کو پہلا اجلاس بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ اس میں سید فیض الحسن آلو مہاری نے جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریر کی۔ شاہ صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں حکومت کو بھی دھمکیاں دیں اور پنڈت نہرو کی حکومت کو بہت سراہا۔ اس تقریر کے دوران میں نعرے باز احراریوں نے خوب نعرے بھی لگائے۔ ایک دفعہ ایک نعرے باز احراری نے بلند آواز سے "مرزا محمود" کہا۔ اس وقت زندہ باد نعروں کی کچھ ایسی روانی تھی کہ اس کے "مرزا محمود" کہنے پر تمام حاضرین جلسہ نے "زندہ باد" کا نعرہ لگا دیا۔ بعد میں لوگوں کو اس پر حیرانگی ہوئی۔ مگر پھر کیا ہو سکتا تھا تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اس اجلاس کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری تشریف لے آئے ہیں۔ ان کی طبیعت ناساز ہے۔ اس لئے وہ صبح کے اجلاس میں حاضرین سے خطاب فرمائیں گے۔

صبح کا اجلاس شروع ہوا مگر شاہ صاحب ابھی ڈسکہ میں تشریف نہیں لائے تھے۔ اس سے بعض منتظمین کو پریشانی بھی ہوئی۔ ادھر امین احسن اصلاحی صاحب نے اس کونشن میں آنے سے انکار کر دیا۔ ان کا نام بھی مقررین کی فہرست میں شائع کیا گیا تھا۔ جو صاحبان ان کو لینے کے لئے گئے تھے ان سے اصلاحی صاحب نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میرا نام بغیر میری منظوری کے پوسٹر میں کیوں شائع کیا گیا تھا۔ یہ بددیانتی ہے۔ میں ایسی کانفرنس میں شامل نہیں ہو سکتا۔

شام کے اجلاس سے قبل سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری تشریف لے آئے۔ کانفرنس میں جماعت اسلامی کے ایک رکن نے اپنے مطالبات پڑھ کر سنائے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں جماعت اسلامی کے ان مطالبات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مطالبے بے معنی ہیں میں تو بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہوں۔ میرا ۳۵ سالہ تجربہ مجھے بتاتا ہے کہ یہ منظور نہیں ہوں گے۔ ان کے منوانے کے لئے ووٹوں کی ضرورت ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ تقریر بخاری کی سنتے ہیں (شعر علامہ اقبال کے پڑھتے ہیں) (اور اخبار زمیندار کا خرید تے ہیں) اور ووٹ مسلم لیگ کو (دیتے ہیں) اس لئے جماعت اسلامی ووٹ حاصل نہیں کر سکتی۔ اور اس کے یہ مطالبے کوئی وزن نہیں رکھتے۔ ان کے اس تبصرے سے لوگوں نے محسوس کیا کہ شاہ صاحب کی جماعت اسلامی سے کچھ ان بن ہے اور ادھر امین احسن اصلاحی کا اس کانفرنس میں شامل ہونے سے انکار بھی یونہی نہیں ہے

سید عطاء اللہ شاہ صاحب نے دو تقریریں کیں۔ ان دونوں تقریروں میں اپنی ناکامیوں کا اعتراف تھا۔ گو ان میں مزاق اور نقلوں کے ذریعہ لوگوں کو ہنسانے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر ان کا اکثر حصہ ظاہر کرتا تھا کہ بخاری صاحب اب بہت مایوس ہو چکے ہیں۔

ڈسکہ کا شریف طبقہ احراریوں کی گندہ دہنی پہ بہت نالاں ہے اور افسوس کرتا ہے۔

(نامہ نگار)

برطانیہ مصدق کی تجاویز کو کلی طور پہ مسترد نہیں کریگا

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ تیل کے تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے ڈاکٹر مصدق کی تجاویز پر برطانیہ اور واشنگٹن میں غور کیا جا رہا ہے۔ لنڈن کے مبصرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ان تجاویز کو موجودہ صورت میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر مصدق کی تجاویز کو من وعن مان لینے سے برطانوی مطالبات بالکل ختم ہو جائیں گے۔ تاہم اس بات کی توقع نہیں کہ انہیں کلی طور پہ مسترد کر دیا جائیگا۔

(استاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵